﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾

”اے ایمان والو! لڑو ان کفار سے جو کہ تمہارے ارد گرد ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالی متقین کے ساتھ ہے“۔(التوبۃ:۱۲۳)

جہادِ پاکستان

پر اٹھائے جانے والے شبہات

کا مدلل رد

تالیف: ابو علی المہاجر حفظہ اللہ

ناشر: مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾

"اے ایمان والو! لڑو ان کفار سے جو کہ تمہارے ارد گرد ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے"۔(التوبۃ:۱۲۳)

جہادِ پاکستان

پر اٹھائے جانے والے شبہات کا مدلل رد

تالیف: ابو علی المہاجر حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة

بحکم باری تعالیٰ:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾ (البقرة:٢١٦)
”تم پر قتال کرنا فرض کیا گیا ہے جو کہ تمہیں ناگوار گذرتا ہے“۔

اور بارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

((والجهاد ماض الیٰ یوم القیمة))
”جہاد قیامت تک جاری رہے گا“۔
(المعجم الأوسط للطبرانی ج١٠ ص ٨٠ ٤رقم:٩٣١ ٤۔ سنن البیہقی ج٩ ص ١٥٦ رقم ١٧٥٧٤)

کی بنیاد پر جہاد ہر مسلمان پر فرض قرار پایا چاہے وہ اقدامی جہاد (مثلاً اسلامی سرحدات کی توسیع یا ان کی نگہبانی) کی وجہ سے فرضِ کفایہ کی صورت میں ہو یا دفاعی جہاد (مثلاً مقبوضہ علاقوں کی بازیابی، مسلمان قیدیوں کی رہائی، حاکم کے کفر بواح کے ظہور) کی وجہ سے فرضِ عین ہونی کی صورت میں ہو۔

چنانچہ اسی فرض کو سامنے رکھتے ہوئے نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اور ان کے بعد ان کے متبعین نے تواتر کے ساتھ یہ جہاد جاری رکھا اور اسی منہج کی پیروی کرتے ہوئے آج ابطالِ امت افغانستان و پاکستان سے لے کر عراق و یمن تک اور

مغرب اسلامی (الجزائر وغیرہ) سے لے کر مشرق بعید (انڈونیشیاء)تک اس فرض کی ادائیگی میں اپنا مال وجان دونوں لٹا رہے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت تک انشاء اللہ جاری رہے گا۔

یہی وجہ ہے کہ دشمنان اسلام کی دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہر دور میں یہ کوشش رہی ہے کہ اس فرض کی ادائیگی سے مسلمانوں کو بہر صورت کسی طرح روکا جاسکے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایسے اشکالات اور ابہامات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی جس کی وجہ سے ایک طرف بھولے بھالے مخلص مسلمانوں کے ذہنوں کو پراگندہ اور اس فرض کے حوالے سے متشکک کیا جاسکے اور ساتھ ساتھ دنیا کے عارضی لذتوں کے طالب کلمہ گو مسلمانوں کو راہِ فرار بھی مل سکے۔

چنانچہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا آج کا دورِ دجّالیت دنیائے فانی کے طالبوں کی یہی صدا ہوتی ہے کہ:

﴿ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ﴾ (النسآء:۷۷)

''اے ہمارے رب! ہم پر قتال کرنا کیوں فرض کر دیا گیا؟''

اور یہ کہ:

﴿نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ﴾ (المائدۃ:۵۲)

''ہمیں ڈر لگتا ہے کہ ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں''۔

اور جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے کے لئے مختلف حیلے بہانے تراشتے ہیں، جن کا ذکر قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے:

﴿شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ﴾ (الفتح:۱۱)

''ہمیں اپنے اموال اور بال بچوں نے مشغول کر رکھا، آپ ہمارے لئے استغفار کریں (حقیقت یہ ہے کہ) یہ لوگ زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو کہ ان کے دلوں میں نہیں''۔

﴿إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا﴾ (الاحزاب:۱۳)

''بے شک ہمارے گھر خطرے میں ہیں، حالانکہ وہ خطرے میں نہ تھے بلکہ وہ راہ فرار اختیار کرنا چاہتے تھے''۔

اور اپنے اس جرمِ عظیم کو چھپانے کے لئے بھولے بھالے مخلص مسلمانوں کو بھی مختلف اشکالات و تاویلات کے ذریعے اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہیں حالات کی تنگی سے ڈراتے ہیں تو کہیں فتنہ میں پڑنے کا رونا روتے ہیں، کہیں قتال کو فساد سے تعبیر کرتے ہیں تو کہیں قتال میں ہونے والی شہادتوں پر واویلا مچاتے ہیں، قرآن کریم ان کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ﴾ (التوبۃ:۸۱)

''سخت (حالت) گرمی میں نہ نکلو۔ ان سے کہو کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے، کاش کہ ان لوگوں کو اس کا شعور ہوتا''۔

﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا﴾ (التوبۃ:۴۹)

''اور ان میں سے کوئی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو رخصت ہی دیجئے اور مجھ کو فتنے میں نہ ڈالئے ۔ سن رکھو! فتنے میں تو یہ لوگ پڑ چکے ہیں''۔

﴿الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ (آل عمران:۱۶۸)

''یہ وہی لوگ ہیں جو کہ خود تو بیٹھے رہے اور ان کے جو دوسرے بھائی بند لڑائی میں مارے گئے ان کے متعلق کہنے لگے کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو یوں نہ مارے جاتے۔ ان سے کہو کہ اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو تو خود تم پر جو موت آنے والی ہے اس کو ٹال کر دکھاؤ''۔

لیکن عصر حاضر میں چونکہ دجل و فریب زیادہ پھیل چکا ہے اور جھوٹ زبان پر زدِ عام ہے لہذا آج مخلص مسلمانوں کو جہاد کے فریضہ کی ادائیگی سے روکنے کے لئے دو مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں:

(۱)........عام مسلمانوں میں جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختلف تاویلات کرنا اور جہاد کی فرضیت کو ایسی شرائط سے مشروط کرنے کی کوشش کرنا جن کا شرعی طور پر کوئی وجود ہی نہ ہو۔

(۲)........اگر پہلا طریقہ کارگر نہ ہو تو پھر عام مسلمانوں کے ذہنوں میں جہاد کے لئے کھڑے ہونے والوں سے متعلق مختلف شکوک و شبہات پیدا کرنا اور ان کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرنا یا پھر جہاد کی ادائیگی کو مخصوص علاقے تک محدود کرنے کی کوشش کرنا۔

بس یہی دو ہتھکنڈے مملکت خداداد پاکستان میں بھی بھرپور طریقے سے استعمال کئے گئے اور اب تک کئے جارہے ہیں:

اوّلاً یہ کہ اہلیانِ پاکستان کے ذہنوں میں جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختلف شکوک و شبہات پیدا کئے گئے اور جس کا سلسلہ تاحال جاری ہے اور اس کام میں نہ صرف پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پوری قوت کے ساتھ مصروف عمل ہے بلکہ اہل علم و دانش میں سے بھی بعض کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اس کی فرضیت کے قائل ہی نہیں۔

دوم یہ کہ پاکستان میں نافذ کفریہ نظام قانون کے ساتھ ساتھ حکومت اور فوج کا مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کا فرنٹ لائن اتحادی بننے اور ان کی خوشنودی اور ڈالروں کی چمک کے پیچھے لال مسجد سے لے کر سوات و باجوڑ میں آپریشن کے نام پر مسلمانانِ پاکستان کا قتل عام کرنے، ان کے مال و املاک کو برباد کرنے کی وجہ سے اہلیانِ پاکستان پر فریضہ جہاد کے فرضِ عین ہونے کے باوجود ان کو اس فریضہ کی ادائیگی سے روکنے کے لئے جو دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا اس کی مختلف جہتیں ہیں:

الف؛......... جہاد فی سبیل اللہ کو صرف چند علاقوں مثلاً کشمیر و افغانستان تک محدود کرنے کی کوشش کی گئی اوران کے علاوہ دوسرے علاقوں خاص کر پاکستان میں اس کو بغیر کسی دلیل و برہان کے بالکل ممنوع اور غیر شرعی قرار دیا گیا۔

ب؛......... ﴿وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ﴾ (البقرۃ:۹۳)''اور ان کے کفر کے بسبب ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت بسادی گئی''، کی مانند ''وطن پاکستان'' کی محبت جو کہ اول دن سے ہی ایک سازش کے تحت عام مسلمانوں کے قلوب و اذہان میں پیوست کی گئی اور کفریہ آئین و قانون کے تسلسل کے ساتھ نفاذ کے باوجود پاکستان کو ''اسلام کا قلعہ'' قرار دیا جاتا رہا اور اس کفریہ نظام حکومت کی محافظ فوج کو ''مقدس گائے'' کا درجہ دے کر ہر قسم کے کفر و معصیت اور جرائم کے باوجود اسے ''پاک فوج'' قرار دیا گیا۔ لہذا اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے پاکستان میں آج تمام کفر و شرک کے ظہور کے باوجود اس کی بیخ کنی کرنے اور شریعت اسلامی کے نفاذ کے لئے علم جہاد بلند کرنے کو ''جرمِ عظیم'' قرار دیتے ہوئے فتنہ وفساد سے تعبیر کیا گیا۔

ج؛......... جب ان دو باتوں سے کام نہیں بنا تو عام مسلمانوں کے ذہنوں کو مجاہدین سے بدگمان کرنے کے لئے پاکستان میں علمِ جہاد بلند کرنے والے قائدین کے کردار کو مشکوک بنانے کی کوشش جارتی رہی ، نامختون سے لے کر زانی قرار دینے تک، راء اور موساد کا ایجنٹ قرار دینے سے لے کر بلیک واٹر کا تنخواہ دار قرار دینے تک ہر قسم کی الزام تراشی اور بہتان درازی سے کام لیا گیا۔

د؛......... یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے والوں میں موساد اور بلیک واٹر کے ایجنٹ داخل ہو گئے ہیں لہذا یہاں جہاد کسی فتنہ وفساد سے کم نہیں۔ حالانکہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مسلمانوں کی صفوں موجود یہود کے ایجنٹ ''منافقین'' کی موجودگی کے باوجود آپ صلی اللہ وسلم کی طرف سے جہاد کے فریضے کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھا گیا اور آج بھی افغانستان سمیت دیگر علاقوں میں مجاہدین کی صفوں میں شامل سی۔ آئی۔ اے۔ اور موساد کے ایجنٹوں کی موجودگی کے علی الرغم مجاہدین جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

م؛......... پوری دنیا میں اور خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں جہاد کے عمل کو روکنے کے لئے عوام الناس کے ذہنوں مجاہدین کے حوالے سے ”اچھے اور برے“ کے عنوان سے تفریق کرنے کی کوشش کی گئی ۔مثلاً پوری دنیا میں القاعدہ کو تمام برائیوں کی جڑ ااور طالبان کو اچھا قرار دینے کی کوشش کی گئی۔ پاکستان میں افغان طالبان کو فرشتہ صفت اور حق بجانب قرار دیا گیا اور دوسری طرف پاکستانی طالبان کو شیطان صفت اور باطل پرست قرار دیا گیا۔

ہ؛.........ایک پروپیگنڈہ خصوصیت کے ساتھ یہ کیا جاتا رہا کہ ملا عمر حفظہ اللہ نے کی جانب سے پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے کی پابندی ہے اور جو بھی یہاں علم جہاد بلند کر رہا ہے وہ دراصل ملا عمر حفظہ اللہ کے امر کی خلاف ورزی کرکے امر میں خیانت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ لہذا پاکستان میں علم جہاد بلند کرنا غیر شرعی عمل اور ”خلاف امر“ کام ہے۔

چنانچہ اسی قسم کی دیگر اور مردود و باطل تاویلات ہیں جو کہ پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے سے روکنے کے لئے کی جاتی ہیں۔

افسوس صد افسوس! کہ ان تمام تاویلات کو پروپیگنڈے کے صورت میں خوب بڑھا چڑھا کر پیش کرنے والوں میں نہ صرف ملکی اخبار و جرائد اور ٹی وی چینلز لگے ہوئے ہیں بلکہ اہل علم و دانش کی وہ عظیم اکثریت جو کہ جہاد کی فرضیت کے قائل بھی ہے اور جہاد کے ”فرض عین“ کی تمام صورتوں سے واقف بھی ہیں، وہ بھی اپنے حلقۂ احباب اور عوام الناس میں اس پروپیگنڈے کے پرچار میں لگے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے عام مسلمان پاکستان میں جاری و ساری کفریہ قانون اور نظام طاغوت کے باوجود جہاد جیسے فریضے سے متعلق بے یقینی کا شکار ہیں۔ گویا کیفیت یہ ہے کہ:

ہائے! لٹ گیا یقیں مرکزِ یقین پر

زیر نظر کتابچہ دراصل ان تمام شکوک و شبہات اور باطل تاویلات کے رد پر محکم دلائل پر مشتمل ایک انمول مجموعہ ہے۔ جس میں نہ صرف جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختصر مگر جامع بات کی گئی ہے بلکہ

پاکستان کے جہاد سے متعلق جو اشکلات و ابہامات اٹھائے جاتے ہیں ان کا رَد قائدین جہاد خصوصاً ''امارت اسلامیہ افغانستان'' کے سر کردہ قائدین کی زبانی بیان کیا گیا ہے۔ جن میں استاذ المجاہدین استاد محمد یاسر فک اللہ اسرہ، ،سابق مسئول شعبہ ثقافت ،امارت اسلامیہ افغانستان۔ ملا داد اللہ شہید رحمہ اللہ مسوٗل عسکری، امارت اسلامیہ افغانستان اور صوبہ زابل میں مجاہدین طالبان کے رہنما ملا عبد اللہ حفظہ اللہ شامل ہیں۔ اپنے بیانات میں انہوں نے واضح طور پر جہاد پاکستان کی فرضیت اور اس کی حقانیت کو واضح کیا ہے اور اہلیان پاکستان کو پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے والوں کی ہر قسم کی مدد و نصرت اور حمایت پر ابھارا ہے بلکہ استاد یاسر فک اللہ اسرہ، اور ملا داد اللہ شہید رحمہ اللہ تو خود طالبان پاکستان کا حوصلہ بڑھانے کئے لئے وزیرستان بارہا تشریف لاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جہادِ پاکستان کے حوالے سے اٹھائے جانے والے شکوک و شبہات سے محفوظ رکھے اور اس کے متعلق باطل تاویلات گڑھنے والوں کے فتنے سے دور رکھے۔ آمین

استاذ المجاہدین استاد محمد یاسر فک اللہ اسرہ،

سابق مسئول شعبہ ثقافت، امارت اسلامیہ افغانستان کا موٗقف

ادارہ حطین کو دیئے گئے ایک انٹرویو سے چند اقتباسات

حطین: کیا امیر المؤمنین ملا عمر حفظہ اللہ نے تمام مسلمانوں سے نفیر (یعنی جہاد کے لئے نکلنے) کا مطالبہ کیا ہے؟

استاد یاسر: سبحان اللہ! آپ نے مجھ سے عجیب سوال کیا ہے؟ قرآن تو کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو ہمیں جہاد کے لئے بلاتے ہیں (نفیر کرتے ہیں)۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالاً .﴾ (التوبۃ:۴۱)

''نکلو! خواہ ہلکے ہو یا بوجھل.''۔

یہ امیر المؤمنین نے تو نہیں کہا کہ ''اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالاً''۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نفیر ہے، امیر المؤمنین کی نفیر تو نہیں ہے۔ اگر مشرق و مغرب میں ایک مسلمان عورت بھی کفار کی قید میں چلی جائے تو امیر المؤمنین بلائیں یا نہ بلائیں، جہاد امت مسلمہ پر فرض عین ہو جاتا ہے۔ پس نفیر کے انتظار میں بیٹھنے والے آج کس بات کے منتظر ہیں!

حطین: فلسطین، شیشان، کشمیر، الجزائر اور عراق کے محاذوں پر لڑنے والے مجاہدین کے حوالے سے امارت اسلامیہ افغانستان کا موٴقف کیا ہے؟

استاد یاسر: جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا، اسلام کسی کو اختیار نہیں دیتا کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی خاص موٴقف اختیار کرے؛ جو چیز اسے پسند ہو اس کی تائید کرے اور جو ناپسند ہو اس کی تائید نہ کرے۔ اسلام نے زندگی کے ہر پہلو کے لئے احکام و قوانین دیئے ہیں۔ لہٰذا اس حوالے سے قرآن کا حکم واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طالبان یا غیر طالبان کسی کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اس امر میں تفریق کریں کہ وہ طالبان کی تو تائید کریں اور عراق کے مجاہدین کی مدد نہ کریں۔ بے شک عراق کے مجاہدین کی مدد کرنا اور ان کا دفاع میں دشمن سے لڑنا، ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے، اور یہی معاملہ ہر دوسری جگہ کا ہے۔ چاہے طالبان کو یہ پسند ہو یا نہ ہو، بہر کیف یہ اسلام کا عائد کردہ فریضہ ہے۔

ہم تو ایک امت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''مسلمین'' کے نام سے پکارا ہے۔ ہمارا دشمن ایک ہے، ہماری جنگ ایک ہے، ہماری صلح ایک ہے، ہمارا خون ایک ہے اور ہمارا امام ایک ہے۔ مشرق و مغرب میں قید محض ایک مسلمان عورت کے لئے جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ یہ تو دشمن کی سازش ہے کہ اس نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے (کہ افغانستان الگ ہے اور عراق الگ ہے) حتیٰ کہ ہمارے ''فکر و عقیدے'' کو بھی منتشر کر دیا ہے۔

حطین: گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو مجاہدین نے امریکہ کو اس کی اپنی سرزمین پر نشانہ بنایا اور اس کے عسکری و تجارتی مراکز پر حملہ کیا، اس واقعے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

استاد یاسر: پہلے میں یہ عرض کرتا چلوں کہ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم کسی معاملے میں اپنی مرضی سے یا اپنی خواہش کے مطابق کوئی "رائے" قائم کریں، اور ۱۱ ستمبر کے واقعے کے متعلق بھی کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلام کے بجائے اپنی "خواہشات" کے تحت کوئی بات کرے۔

(پھر انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا) ویسے پہلی بات یہ ہے کہ ۱۱ ستمبر کے مبارک حملوں کے متعلق مجھ سے مشورہ تو نہیں لیا گیا تھا اور نہ ہی اس میں میرا کوئی عمل دخل ہے۔ دیکھئے! کلنٹن کے دور میں امریکہ نے افغانستان میں شیخ اسامہ بن لادن کے مرکز کو نشانہ بنایا تھا، جس میں ۹۴ مجاہدین شہید ہوئے تھے۔ پھر نواز شریف کے دور میں پاکستانی سمندری حدود سے ان پر میزائل داغے گئے تھے۔ اسی طرح اس سے قبل سوڈان میں ان کے گھر کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہ سب ۱۱ ستمبر سے پہلے کی بات ہے۔ تو اب کیا کسی کو یہ حق ہے کہ وہ کہے کہ امریکہ پر حملے کی کیا دلیل ہے؟ تم ایک شخص کو میزائلوں سے نشانہ بناؤ، اسے جلاوطن کرو اور قتل کرو، اور پھر اس سے کہو کہ مجھے نہ مارنا؟ میں تمہیں قتل کروں، میزائلوں سے نشانہ بناؤں؛ یہ میرے لئے کوئی جرم نہیں بلکہ مباح ہے۔ لیکن اگر تم نے مجھے مارا تو یہ جرم ہو گا؟ بھلا یہ کیسی منطق ہے؟

ہم نے تو شریعت سے یہی سمجھا ہے کہ جو ہم سے لڑے گا ہم اس سے لڑیں گے، جو ہم پر میزائل داغے گا اور ہمیں قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے، جو ہمارا خون بہائے گا ہم اس کا خون بہائیں گے، جو ہماری عورتوں کو رُلائے گا اور ہمارے بچوں کو یتیم کرے گا انشاء اللہ اس کی عورتوں کو بیوہ اور اولادوں کو یتیم کریں گے۔

حطین: پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں واقع لال مسجد پر ہونے والے حملے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

استاد یاسر: لال مسجد کا واقعہ پاکستانی فوج اور پاکستان کی پیشانی پر شرمندگی کا ایسا بدنما داغ ہے جو کبھی نہیں دھل سکتا اور تاریخ میں جب بھی اس کا تذکرہ ہو گا تو پاکستان کی حکومت اور اس کی فوج ضرور لعنت و ملامت کا مستحق ٹھہرے گی بلکہ میں تو یہ کہوں گا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف حجاج نے مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) میں جو قتال کیا تھا، اس وقت سے لے کر آج تک یہ دوسرا واقعہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں مسجد کے اندر علماء، حفاظ قرآن اور عام مسلمانوں کو شہید کیا گیا ہے۔ یہ لوگ ہمیں "متشدد" کہتے ہیں، کیا جو کچھ لال مسجد کے ساتھ کیا گیا وہ تشدد نہیں تھا؟ ذرا دیکھئے! جمہوریت کا راگ الاپنے والوں نے لال مسجد کا کیسا حل نکالا؟ اور سیکولر طبقے نے لال مسجد والوں کے حقوق کی کیسی حفاظت کی۔ پس لال مسجد کے واقعے نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ جنگ، اسلام اور جمہوریت کی جنگ ہے۔ لال مسجد پر حملہ دراصل عالم اسلام کے خلاف جاری صلیبی وصہیونی یلغار کا حصہ ہی تھا۔

یہاں میں یہ بات بھی کہتا چلوں کہ یہ کوئی عام واقعہ نہیں تھا جو وقوع پذیر ہوا اور قصہ ختم ہو گیا۔ بلکہ اس واقعے نے پاکستان کی تاریخ ہی بدل دی ہے، اس واقعے نے پاکستانی معاشرے اور سیاست کو بدل ڈالا ہے۔ لال مسجد کے بعد پاکستان قطعاً ویسا نہیں رہا، جیسا کہ ما قبل تھا۔

حطین: آپ اہل پاکستان کو قبائلی علاقہ جات سے اٹھنے والے طالبان کے حوالے سے کیا پیغام دیں گے؟

استاد یاسر: میں یہ کہوں گا کہ خوشخبری ہے اہل پاکستان کے لئے اور بالخصوص سرحد کے باسیوں کے لئے کہ شریعت کے نفاذ کی خاطر طالبان تحریک اٹھ کھڑی ہوئی ہے؛ وہ تحریک کہ جس کا آغاز وزیرستان، سوات اور باجوڑ میں ہوا تھا۔ ان مجاہدین نے رہزنوں، منشیات فروشوں اور "روشن خیال" لوگوں کو اپنے علاقوں سے نکال باہر کیا ہے اور یہاں ایمان و جہاد کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہ نہ صرف پاکستان، بلکہ افغانستان اور پوری امت کے حق میں خیر کی نوید ہیں۔

پس اے اہل پاکستان! انہیں اجنبی نہ جانوں، نہ ہی انہیں اپنا دشمن سمجھو۔ یہ پاکستان کا امن قطعاً خراب نہیں کر رہے ہیں۔ پاکستان کا امن تو ایف۔ بی۔ آئی اور سی۔ آئی۔ اے کی خفیہ ایجنسیاں خراب کر رہی

ہیں، جو پاکستان کی فوج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں اپنے ایجنٹ داخل کر چکی ہیں۔ جہاں تک ان اہل دین طالبان کی بات ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اسلام و شریعت سے بخوبی واقف ہیں تو وہ تمام انسانوں میں بہترین لوگ ہیں۔ یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں تک ان نیکی کی تعلیم دینے والے صالح لوگوں کی قدر جانتی ہیں۔ پس تم بھی (اے اہل پاکستان) ان کا حق ادا کرو! انہیں اپنا دوست بناؤ، ان کی مدد و نصرت کرو اور ان سے معافی بھی مانگو کہ تم نے ان کے حق بہت تقصیر کی ہے۔

حطین: امریکہ و نیٹو کے خلاف جہاد میں آپ پاکستان کے قبائل بالخصوص اہل وزیرستان کے کردار کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

استاد یاسر: اہل وزیرستان نے جس طرح مجاہدینِ عرب اور مجاہدینِ عجم کی نصرت کی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اس پر بہترین اجر عطا فرمائے۔ جب دشمنانِ دین ان کے پاس آئے تو انہوں نے اپنی تمام استطاعت کے ساتھ مجاہدین و مہاجرین کا دفاع کیا، حتیٰ کہ اس کے بدلے انہیں شدید نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑا؛ ان کے گھر گرائے گئے، ان پر میزائل برسائے گئے اور انہیں ناحق قتل کیا گیا۔ پس میری دعاء ہے کہ انہوں نے اسلام کی جو خدمت و نصرت کی ہے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں انہیں اس کا اجر عطا فرمائیں۔ آمین!

حطین: آپ پاکستان کے ان نوجوانوں سے کیا کہنا چاہیں گے جو امت مسلمہ کے خلاف یہود و نصاریٰ کی مسلط کردہ جنگ کے باوجود اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں؟

استاد یاسر: میں صرف ان سے یہ کہوں گے کہ جیسے امریکی عورتیں ہوائی جہازوں کے ذریعے افغانستان میں ہم پر بمباری کرتی ہیں، جنگلوں اور پہاڑوں میں ہمارے خلاف لڑتی ہیں؛ اور وہ یہ سب کچھ اپنے کفر کی وجہ سے کرتی ہیں. تو خدارا نوجوانو! اتنا تو کرو کہ ان امریکی عورتوں جیسی جرأت ہی اپنے اندر پیدا کر لو اور ان سے لڑنے کے لئے اسلام کی خاطر اٹھ کھڑے ہو۔

حطین: ہم آپ کے بہت مشکور و منون ہیں کہ آپ نے اپنی مصروفیات میں سے ہمارے لئے وقت نکالا اور ہمیں یہ سعادت بخشی کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھے اور آپ سے گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے عوض بہترین جزا عطا فرمائے اور آپ کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین!

استاد یاسر: میں بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہو گا کہ آپ آئے اور آپ کے ذریعے مجھے پاکستان میں بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں سے بات کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

(ادارہ حطین کی جانب سے لئے گئے انٹرویو سے چند اقتباسات۔ ۱۴۳۰ھ)

استاد یاسر فک اللہ اسرہ، ایک اور انٹرویو میں کہتے ہیں:

"یہ موقع ہے شاید کہ میری بات پہنچ جائے۔ پہلی بات آپ کے حکومتی افراد کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں کہ جن کے ساتھ میرا رابطہ اور ملاقات نہیں ہے۔ نہ یہ ہمیں میڈیا میں وقت دیتے ہیں کہ ہماری بات نشر کریں، کیونکہ ان (پاکستان والوں) کا میڈیا تو رقص، شراب و کباب اور ہندی فلمیں دکھانے میں مشغول ہے، خیر کی باتوں کے لئیوقت نہیں رکھتا اور نہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے در پر کوئی ان کو نصیحت کرے۔

پہلی بات یہ ہے کہ اویس غنی گورنر صوبہ سرحد نے کابل کی حکومت کو متنبہ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ عالمی دنیا کو خبر دار کیا کہ عالمی دنیا ملا عمر حفظہ اللہ اور جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے ساتھ بات کرے اور علماء کو افغانستان میں بیچ کا ثالث بنایا جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو افغانستان کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

﴿أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ﴾ ﴿البقرۃ: ۴۴﴾ "اوروں کو خیر کی نصیحت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو"۔ لہٰذا میں پاکستان کی حکومت کو کچھ مشورے دینا چاہتا ہوں:

پہلا سوال: امریکی اقتصاد اسلام کے خلاف جنگ میں ناکامی کا سامنا کر رہا ہی، کیا پاکستان کی یہ چندوں اور بھیک کی اقتصاد جنگ کی طاقت رکھ پائے گی؟

دوسرا سوال: امریکہ کو اس آٹھ سال کی جنگ میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی، تو کیا آپ اس جنگ میں پاکستان کے علماء و مجاہدین سے کامیابی حاصل کر پائیں گے اور یہ جنگ جیت جائیں گے؟

تیسرا سوال: امریکہ کے مؤقف میں لچک آرہی ہے، کرزئی کے مؤقف میں لچک آرہی ہے، وہ بات چیت کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور آپ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم دہشت گردوں کے ساتھ بات چیت کے لئے تیار نہیں۔ ہم جنگ کرنا چاہتے ہیں!

یہ کونسی پالیسی ہے؟ بات دراصل یہ ہے کہ تمہاری ذاتی دشمنی نہ افغانستان کے طالبان سے ہے اور نہ ہی پاکستان کے طالبان سے، بلکہ تم لوگ تو اجرتی قاتل ہو، تم بش کی جنگ پیسوں کے لئے لڑ رہے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اُجرتی قاتل بھی پیسوں کے اندازے سے لڑتے ہیں، لیکن تم لوگ پیسوں کے اندازے سے زیادہ کیوں لڑتے ہو کہ اصل مدعی جنگ نہیں لڑ رہا ہے، وہ سست ہے اور تم جنگ کے لئے چست"۔

(ایک انٹرویو سے اقتباس بحوالہ ویڈیو عمر اسٹوڈیو)

استاد یاسر نے امریکی صدر بش کے دورِ حکومت میں پاکستان میں "آزادی کا جشن" منانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ہم پر جہاد "فرض عین" ہے کیونکہ ہماری سرزمینوں پر کفار کا قبضہ ہے۔ فلسطین، بخارا، ترکستان اندلس غرضیکہ مشرق و مغرب میں تمام اسلامی ممالک ان کفار کے زیر نگیں ہو چکے ہیں اور ان ملکوں میں ہمیں سیاسی طور پر کچھ بھی اختیار حاصل نہیں، پھر ہم بڑے شوق سے جشن آزادی مناتے ہیں۔

اگر تم کچھ عقل رکھتے ہو تو دیکھو آج حال یہ ہے کہ ہماری فوج کا اختیار بھی ہمارے ہاتھ میں نہیں اور نہ ہی قانون سازی کا۔ ہم کسی مسلمان کو پناہ بھی نہیں دے سکتے۔ ہم بالکل بے بس ہو چکے ہیں اور ہمارے سیاست دانوں کا بھی یہی حال ہے۔ جہاں تک رہا فوج کا معاملہ، وہ تو امریکی حکم کے کہنے کے مطابق چل رہی ہے۔

اے پاکستان والو! اگر آج ہم صحیح معنوں میں آزاد ہوتے تو پھر ہم کیوں چھ سال تک پاکستان کی سالمیت کو داؤ پر لگاتے ہوئے امریکہ کی جنگ نہ لڑتے۔ اس جنگ کی وجہ سے پاکستان کی سیاست اور معیشت دونوں برباد ہو گئے اور پاکستان کا عالمی سطح پر جو اسلامی تشخص تھا وہ برباد ہو گیا اور یہ سارا کچھ بش اور امریکہ کی خاطر جنگ لڑنے کی وجہ سے ہوا۔

میڈیا کی ہی ایک سابق رپورٹ کے مطابق پاکستان کی سرزمین سے چھتیس ہزار (۳۶۰۰۰) دفعہ امریکی جنگی جہازوں نے بموں سے لیس ہو کر افغانستان پر بم برسائے اور یہ ایک پرانی رپورٹ ہے۔ اب اگر نیا سروے کیا جائے تو یہ تعداد تو کئی گناہ بڑھ گئی ہو گی۔

میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ پاکستان کے ملیشیا کے لوگ افغانستان سے لڑائی نہیں چاہتے، نہ ہی سیاسی پارٹیاں اور نہ ہی عوام یہ چاہتے ہیں، لیکن اس کے باوجود کیوں پاکستان کے ائیر پورٹس اور فوجی اڈے امریکیوں کی آماجگاہ بن گئے، کیوں تمہارے ہوائی اڈوں سے ہمارے اوپر بم گرائے گئے۔ کاش! کہ تم لوگ ایک طرف ہو جاتے نہ ہماری طرف نہ امریکیوں کی طرف۔

تمہارے ائیر پورٹوں سے ہمارے اوپر بموں کی بارش ہو رہی ہے اور پاکستان امریکہ کی 70٪ عسکری و غیر عسکری، حکومتی و غیر حکومتی ضروریات کراچی سے طورخم کے راستے پورا کرتا ہے اور اس رسد میں بموں سمیت تمام ہتھیار ہوتے ہیں جو کہ ہمارے اوپر استعمال ہوتے ہیں۔ جو بم افغانیوں کے گھروں کو برباد کرتا ہے، جو بھی بم ہماری مسجدوں کو تباہ کرتا ہے اور جو بھی بم ہمارے مظلوموں کو شہید کرتا ہے وہ بم تمہاری سرزمین سے گذر کر آتا ہے۔

اس رسد میں جو سازوسامان آتا ہے اس کی چوکیداری تم نے سنبھالی ہوئی ہے۔ تم پاکستان کے قبائل ہو یا آفریدی، فوجی ہو یا ملیشیا، امریکی رسد کی سیکیورٹی تم سب نے سنبھالی ہوئی ہے۔ یہ سب فوجی سازوسامان تمہاری ہی سرزمین سے ہو کر آتا ہے اور ہمارے اوپر استعمال ہوتا ہے۔

سب سے عجیب بات یہ ہے کہ میں نے ایک رپورٹ میڈیا پر پڑھی۔ وہ یہ کہ جتنے بھی امریکی جنگی جہاز پاکستان سے اڑے ان میں ایندھن پاکستان نے ڈالا اور امریکہ نے اس ایندھن کے کوئی پیسے پاکستان کو نہیں دیئے۔ اسی طرح کسی نے ایک تجزیہ لکھا تھا اخبار میں کہ امریکہ کے جو کنٹینرز پاکستان سے ہو کر گزرتے ہیں، اگر اس کا ٹیکس ہی امریکہ سے لیا جاتا تو مشرف دور میں باہر سے جو امداد ملی تھی تو وہ ٹیکس اس سے زیادہ بنتا۔ یہ سارے کنٹینرز پاکستان کی سرزمین سے بغیر ٹیکس کے جاتے ہیں۔

ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ افغانستان کو جو آٹا جاتا ہے وہ نہیں جانے دیتے۔ میں باجوڑ گیا تھا۔ وہاں ایک پھاٹک بنا ہوا دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیوں بنا ہوا ہے؟ جواب ملا کہ یہ اس لئے کہ افغانستان کو آٹا نہ جا سکے! میں نے پوچھا کہ آخر یہ آٹا افغانستان کیوں نہیں جانے دیتے؟ جواب ملا کہ یہ امریکیوں کو جاتا ہے! میں نے کہا عجیب بات ہے کہ امریکیوں کو بم اور سارا فوجی سازوسامان طورخم کے راستے جانے دیتے ہو تو یہ آٹا اس کو کیوں نہیں دیتے؟ آٹا اس پر بند کر دیتے ہو اور بقیہ سارا فوجی سازوسامان اس کو فراہم کرتے ہو۔ بقول ان کے کہ یہ آٹا امریکیوں کو جاتا ہے جو کہ ناجائز ہے اور ادھر اتنا سارا سازوسامان تمہاری اپنی ہی سرزمین سے جاتا ہے اور تم اس پر ٹیکس بھی نہیں لیتے۔ بھلا اتنا تو معاملہ کر لیتے کہ جب امریکیوں کو بغیر ٹیکس کے سارا سازوسامان دیتے ہو تو کم از کم افغانیوں کو یہ آٹا بغیر ٹیکس کے دے دیتے لیکن معاملہ یہ ہے کہ تم اپنے صوبہ سرحد کو بغیر ٹیکس کے آٹا نہیں دیتے اور افسوس امریکہ کو سارا سامان بغیر ٹیکس کے جاتا ہے۔ تم لوگ خود اس بات کا مشاہدہ کر سکتے ہو کہ کتنے کنٹینرز اور فوجی سازو سامان جاتا ہے اور اس کا کتنا ٹیکس لیا جاتا ہے۔ کسی نے تجزیہ لکھا کہ اگر پاکستان یہ ٹیکس ہی لے لیتا تو اتنا محتاج نہیں ہوتا کہ امریکہ سے امداد کی بھیک مانگتا رہے۔

کیوں پاکستان کی معیشت برباد نہیں ہو گی جبکہ امریکہ کا سارا سامان بغیر ٹیکس کے جاتا ہے اور ان کا ایندھن بھی پاکستان بھرتا ہے اور دوسری طرف امریکیوں کی جنگ لڑنے کی وجہ سے فوجی پاکستان کے مرتے ہیں، ملیشیا پاکستان کی مرتی ہے اور خون پاکستان کا بہتا ہے۔، طالب مجاہدین کا شہید ہوتا ہے اور اس کا فائدہ امریکہ کو ہوتا ہے،

''زندہ باد پاکستان.........! جشن آزادی مبارک.........! جشن آزادی مبارک.........!''

کوئی ہے جو ان کو سمجھائے کہ پاکستان کو کیوں تباہ کرتے ہو؟ امریکہ کے لئے کیوں کام کرتے ہو کہ اس سے تو تم پاکستان کو تباہ کر رہے ہو۔ افغانستان کو تو تم نے تباہ کر ہی دیا پاکستان کو کیوں تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ یہ بھی اسلام کا گھر ہے، اس پر بھی ہمارا دل دکھتا ہے، (روس کے خلاف جہاد کے موقع پر بھی اور امریکہ کے خلاف جہاد کے دوران بھی) یہ تو ہمارا ہجرت کا گھر ہے۔

میرے پندرہ سال اس ملک میں گزرے ہیں، ہمارے باپ دادا یہاں دفن ہیں۔ تم لوگ کچھ بھی بولو، اب یہاں کی سرزمین کا دفاع کرنا ہمارے اوپر فرض ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر پاکستان پر ہندوؤں نے حملہ کر دیا تو ہندوؤں کے خلاف کیا جہاد (افغان) مہاجرین پر فرض ہو گا یا نہیں؟ اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھو مروجہ سیاست کی نظر سے نہیں۔ پاکستان کی دفاع کی جنگ میرے اوپر فرض عین ہے جبکہ تم مجھے پاکستان کا نہیں غیر کا بیٹا کہتے ہو، اگر میں نہ لڑو تو میں دوزخ میں جاؤں گا اور تم مجھے ایجنٹ اور دہشت گرد کہتے ہو۔

یہ جتنی بھی اصطلاحات اور ٹرمنولوجی ہم استعمال کرتے ہیں یہ انگریزوں کی ایجاد کردہ ہیں؛ آزادی، حدود، وطن یہ سب تعریفیں انگریزوں کی گئی تعریفیں ہیں اور ہماری سوچ بھی انگریزوں جیسی ہو گئی ہے''۔

(دیکھئے یوٹیوب پر)

Ustaad Yasir About Pakistan-http://youtu.be/SBy7CilwMs8

ملاداد اللہ شہید رحمہ اللہ، مسوئل عسکری امارت اسلامیہ افغانستان کا مؤقف

صحافی :آج کل (پاکستان کے)قبائلی علاقوں میں بعض لوگ پاکستانی فوج کے خلاف کاروائیاں کر رہے ہیں، ان لوگوں کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے ؟

ملاداد اللہ :ساری دنیا ہمارے (یعنی افغان طالبان کے)خیالات سے واقف ہے اور سارے عالم کے لوگ جانتے ہیں کہ یہ جنگ صرف امریکیوں اور برطانویوں کے خلاف نہیں بلکہ ہر اس قوت کے خلاف ہے جو ہمیں امریکہ اور برطانیہ کے خلاف لڑنے سے روکے خواہ وہ ''پاکستان'' ہو یا ہماری اپنی ہی قوم کے لوگ۔ اس لئے میں پاکستانی فوج سے کہوں گا اگر وہ ہمارا سامنا کرنے کا دم خم رکھتی ہے تو شوق سے اپنا پوراوزن ان کفار کے پلڑے میں ڈال دے۔ ہمارا مقصد تو یہ نہیں کہ ہم پاکستان یا کسی اور سے لڑیں لیکن اگر وہ ہماری راہ میں رکاوٹ بنا چاہ رہے ہیں تو شوق سے بنیں لیکن پھر میدانِ جنگ میں ہمارا سامنا کرنے کے لئے تیار رہیں''۔

(الجزیرۃ چینل کو دیئے گئے انٹرویو سے اقتباس بحوالہ بنیان مرصوص ویڈیو ادارہ حطین)

ملاعبد اللہ سرکردہ رہنما مجاہدین طالبان صوبہ زابل، امارت اسلامیہ افغانستان کا مؤقف

سوال :پاکستان میں جو تحریک پاکستانی فوج اور حکومت کے خلاف برسرِپیکار ہے، کیا وہ صحیح اور شرعی بنیادوں پر یہ جنگ لڑ رہے ہیں؟

ملا عبد اللہ: یہ تو پاکستان کے مجاہدین کا داخلی معاملہ ہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں کہ "ابتداء" میں امارت اسلامیہ کی جانب سے ان کو یہ حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ پاکستانی حکومت سے لڑیں، لیکن پاکستان کی حکومت نے خود ان کو جنگ پر مجبور کیا۔ آپ مسلمان ہوں اور آپ کے گھر میں کوئی غیر گھس آئے تو آپ لازماً اس سے لڑیں گے اور اپنا دفاع کریں گے، اس سے جنگ کریں گے۔ اگر آپ کسی کے گھر میں نہ گھسیں تو کوئی بلاوجہ تو آپ سے نہیں لڑتا۔

تو میرا نقطۂ نظر یہی ہے کہ طالبانِ (پاکستان) کو جنگ کا حکم تو نہیں دیا گیا تھا لیکن صورت حال یہ ہے کہ حکومتِ (پاکستان) طالبان کا پیچھا کر رہی ہے نہ کہ طالبان۔ طالبان کو تو حکومت نے مجبور کیا ہے ۔حکومتِ (پاکستان) نے ایسا کیوں کیا؟ اس لئے کہ یہ حکومت امریکیوں کے گود میں پل رہی ہے لہذا حکومت نے ہی ان کو مجبور کیا ہے۔ حکومت کے ہی کرتوتوں کی وجہ سے اس کے خلاف لڑ رہے ہیں ،اپنے عقیدے اور جذبات کی بناء پر۔

پاکستان میں یہ مجاہدین ابھی اور بھی آگے بڑھیں گے، خواتین تک اٹھیں گی اور یہ تحریک اور بھی زور پکڑے گی۔ انشاء اللہ۔ اگر حکومت پاکستان نے امریکیوں سے لاتعلقی اختیار نہ کی تو یہ تحریک کراچی، سندھ اور کوئٹہ سے ہوتے ہوئے افغانستان سے جا ملے گی۔

میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی آپ کے بھائی کے گھر میں گھس آئے اور خواتین کی عزت پر حملہ کرے تو کیا آپ اس سے نہیں لڑیں گے؟ کیوں نہیں! آپ لازماً اس سے لڑیں گے اور اس کو ماریں گے اور اگر کوئی آپ کے اپنے گھر کی خواتین کی عزت پر حملہ کرے اور ان کو پکڑ کر امریکیوں کے حوالے کر دے (جیسا کہ ڈاکٹر عافیہ) تو کیا پھر بھی اس سے نہیں لڑیں گے؟ اپنی جان کا دفاع اور حفاظت فرض اور لازم ہے۔ میرا تو نقطۂ نظر یہی ہے کہ مجاہدین (پاکستان) نے از خود کوئی اقدام نہیں کیا بلکہ پاکستان کی حکومت نے اور اس کی فوج نے یہاں کے مجاہدین کو جنگ پر مجبور کیا ہے"۔

(ادارہ السحاب کو دیئے گئے انٹرویوں سے اقتباس بحوالہ "بنیان مرصوص" ویڈیو ادارہ حطین)

مفتی ولی الرحمان محسود حفظہ اللہ امیر علاقہ محسود تحریک طالبان پاکستان کا موٴقف

"ملا عمر حفظہ اللہ کو ہم اپنا امیر المومنین سمجھتے ہیں۔اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ انہوں نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ آپ پاکستان کے خلاف لڑیں جبکہ پاکستان ہمارے خلاف لڑ رہا ہے ،امریکیوں کو لا رہا ہے، افغانستان ان کو باہمی تقویت پہنچا رہا ہے تو کس طرح یہ بات دانشمندانہ ہے کہ وہ ہمیں منع کریں کہ (پاکستان میں) آپ ان کے خلاف جہاد نہ کریں"۔

(السحاب کو دیئے گئے انٹرویو سے اقتباس بحوالہ بنیان مرصوص ویڈیو)

اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ کا موٴقف

"اور آخر میں ہم پاکستانی مسلم بھائیوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ حکومت پاکستان کا موٴقف انتہائی افسوس ناک ہے اور پاکستان تو اس منحوس صلیبی اتحاد کا ایک اہم ترین رکن ہے،اور پاکستان میں اللہ کے حکم سے ہمارے پاکستانی بھائیوں کا حرکت میں آنا،اس منحوس صلیبی اتحاد پہ ضرب کاری لگائے گا۔ سو جو کوئی بھی امریکہ کے ساتھ اس اتحاد میں کھڑا ہوا جیسا کہ سہولتیں دینا، طبی یا غیر طبی تو یہ "کفر اکبر" ہے جو کہ ملت اسلامیہ سے خارج کر دینے والا ہے۔ پاکستانی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ پاکستان میں دین الٰہی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لئے شدید حرکت میں آئیں۔ آج اسلام ان پاکستانیوں کو پکار رہا ہے، ہائے میرا اسلام!"۔

(الجزیرۃ نیوز چینل کو دیئے گئے ایک انٹرویو سے اقتباس)

اپنے جاری کردہ ایک اور بیان میں فرماتے ہیں:

''ایک ایسے ہی امتحان سے ہم لوگ اس وقت بھی گزر رہے ہیں جو ہمیں صلیبی صہیونی اتحاد اور ان کے مرتد معاونین کے زیر قیادت میں جاری ان جنگوں کی صورت میں درپیش ہے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی آج کل جاری کردہ وہ جنگ ہے جسے امریکہ اور اس کی آلۂ کار زرداری کی حکومت نے سوات اور قبائلی علاقوں میں اللہ کے دین کا مطالبہ کرنے والوں پر مسلط کر رکھا ہے۔لہذا اپنا احتساب خود کیجئے اس سے پہلے کے آپ کا حساب کیا جائے اور اپنے عمل کو خود تول لیجئے اس سے پہلے کے آپ کے عمل کو تولا جائے۔یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ یہ امتحان اپنی نوعیت کے اعتبار سے انتہائی آسان اور سہل ہے۔اس کو اگر سادہ اور مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو یہ کچھ یوں ہے کہ کیا تم اللہ کی شریعت قائم کرنے والوں کے ساتھ ہو یا اس کے خلاف برسرِ جنگ امریکہ ،زرداری یا ان کے معاونین کے ساتھ۔اگر آپ پہلے گروہ کے ساتھ ہیں،تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ اس آپ کو اپنے دین پر راضی رہنے اور اس کی نصرت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔لہذا اس راہ میں اپنے جہاد کو جاری رکھیئے۔لیکن اگر آپ زرداری اور اس کی فوج کے ساتھ ہیں تو آپ تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں اور اگر اسی حال میں آپ کو اگر موت آگئی تو یہ مصیبت پر مصیبت ہو گی اور اس کا نتیجہ واضح خسارہ ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے ایمان کی نفی فرمائی ہے جو اس کی شریعت کی بالادستی پر راضی نہ ہوں. سواے اللہ کے بندو!تم اپنے رب کو کیا جواب دوگے ،اگر تم اللہ کے دین کے خلاف لڑنے والوں کی خندق میں کھڑے پائے گئے(کیونکہ)وہ تو طاغوت کی راہ میں قتال کر رہے ہیں اور تم اپنی زبان اور ہتھیار سے ان کی نصرت کر رہے ہو۔آخر اس بات کا تمہارے پاس کیا جواب ہو گا کہ تم اللہ کے دشمن کو تو اچھا کہواور مجاہدین پر الزام تراشی کرو۔بالکل اسی طرح جس طرح وائٹ ہاؤس کا فرمارواان پر دہشت گرد اور تخریب کار ہونے کا الزام لگاتا ہے۔جب تم پوچھا جائے گا کہ تمہارا دین کیا ہے؟تو کیا تم اس وقت جھوٹ بول سکو گے ؟جبکہ جھوٹ تمہارے کسی کام بھی نہ آئے گا!اگر آپ یہ کہیں کہ میرا دین اسلام ہے لیکن آپ اس کے جھنڈے کی جگہ اس کے خلاف برسرپیکار اوباما اور زرداری کے جھنڈے تلے کھڑے پائیں جائیں تو کیا آپ کا یہ دعویٰ تسلیم کر لیا جائے گا........؟

زرداری اور اس کی فوج واضح طور پر شیطان کے مددگار ہیں۔سورۃ النساء کی آیت ۷۶ میں ان لوگوں کے اس شبہ کا بھی رد ہے جو یہ سوال کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ مجاہدین کیسے پاکستانی فوج کے خلاف جنگ کرتے ہیں جبکہ یہ ایک مسلمان فوج ہے حالانکہ ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ پاکستانی فوج خود امریکی مطالبات اور مقاصد کی تکمیل کے لئے (پاکستان کے) قبائل میں آئی،اسی نے مجاہدین کے خلاف جنگ کا آغاز کیا۔پھر یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ کوئی مسلمان کفار کے ساتھ دوستی کرتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرتا ہے تو وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر اور مرتد ہو جاتا ہے،کیونکہ جس طرح وضو کے نواقض ہیں اسی طرح ایمان کے بھی نواقض ہیں جن کا مرتکب ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور کفار سے دوستی اور اہل اسلام کے خلاف ان کی مدد،اسلام سے خارج کر دینے والے ایسے ہی اعمال میں سے ایک ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنی کتاب مبارک میں بالکل واضح فرمادی ہے.شریعت مطہرہ کا یہی حکم ہے کہ تم میں سے جس شخص نے ان سے دوستی کی وہ ان ہی میں سے ہے یعنی ان ہی کی طرح کا کافر ہے تو پھر بتایئے کہ نصرانی امریکہ سے دوستی اور اس کی مدد کرنے والا کون ہے ؟کیا یہ زرداری اور اس کی فوج نہیں ؟پھر بھلا ایسی باتوں کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے ؟جو کافروں سے دوستی کرے گا وہ ان ہی میں شمار ہو گا اور اس کے خلاف قتال "فرض" ہے،چاہے وہ نماز پڑھتا ہو،روزے رکھتا ہو اور اپنے تئیں خود کو مسلمان سمجھے۔یہاں میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ روس مجاہدین کے خلاف افغان فوج سے مدد لیا کرتا تھا،آج بالکل اسی طرح امریکہ ان کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔عالم اسلام کی تمام فوجیں اور عسکری قوتیں آج دشمن کے ہاتھ کا آلہ کار بن چکی ہیں ،چاہے داخلی طور پر چاہے خارجی طور پر اور چاہے دونوں جانب سے ،اس اعتبار سے ان کا حصہ بننا صریحاً حرام ہے........(اس وقت)مجاہدین روس سے اور اس کی آلہ کار فوج سے بیک وقت لڑتے تھے کیونکہ دونوں کا حکم ایک جیسا تھا۔پاکستان اور دیگر ممالک کے علماء نے ان کے خلاف "قتال" کے فتوے بھی دیئے چونکہ وہ کفار کی خندق میں کھڑے لڑ رہے تھے،چاہے وہ نمازیں پڑتے رہیں،روزے رکھتے رہیں اور اپنے آپ کو مسلمان تصور کریں۔اہل بصیرت کے لئے اس میں عبرت کی بہت سی نشانیاں ہیں ۔آج پاکستانی فوج کا حال بھی بالکل ویسا ہی ہے،وہ اور امریکہ ایک ہی خندق میں کھڑے اسلام کے

خلاف جنگ میں مصروف ہیں۔ ایمان کے سچے دعوے داروں پر فرض ہے کہ وہ ان کے خلاف علم قتال بلند کریں۔

دیکھئے !زرداری اور یوسف رضا گیلانی پر راضی ہو کر نہ بیٹھئے گا، یہ دنوں ملت محمدی سے خارج اور اسلام کے خلاف بر سرپیکار ہیں۔ آپ پر لازم ہیں کہ ان سے اور ان کے تمام مدد گاروں سے واضح طور پر لاتعلقی اور برأت کا اظہار کریں۔ خاص طور پر ان " علمائے سوء "اور ذرائع ابلاغ سے منسلک ان بے ضمیر لوگوں سے واضح بیزاری کا اظہار کریں جنہوں نے کل ایک سابق ایجنٹ کے قبیح فعل کو جواز عطا کیا اور اس کی پردہ پوشی کی جب اس نے لال مسجد پر دھاوا بول کر ان طلبہ و طالبات کو قتل کر دیا، جن کا قصور اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا عملی نفاذ چاہتے تھے، محض امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس پاکیزہ لہو کو رکوع اور سجود کی حالت میں بہادیا گیا. اسی طرح آج علمائے سوء نئے ایجنٹ کی مدد کرکے اسی طرح کا مذموم کردار ادا کررہے ہیں، کسی مسلمان کو ان کے نفاق اور کفر میں شک بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ محض اپنی جان اور مال کو بچانے کی خاطر اسلام اور مجاہدین کو قربان کرنے پر تیار ہیں، ان (علمائے سوء) کو بزور طاقت مرتدین کی پشت پناہی سے روکنا واجب ہے. اہل پاکستان کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ سب مل کر زرداری اور اس کی فوج کا مقابلہ کریں جو ان کے دین واتحاد، امن اور معیشت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اسے مسند اقتدار سے معزول کرکے اس کے انجام تک پہنچانے کے عمل کا حصہ بنیں. زرداری اور اس کی فوج کے پھیلائے ہوئے اس فتنے کے سدباب کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ صرف اور صرف "جہاد فی سبیل اللہ " ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبارک میں واضح طور پر فرمادیا کہ ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ (الانفال:۳۹)"ان سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کے لئے ہو جائے"۔

(سوات آپریشن پر جاری کردہ بیان "شریعت یاشہادت" سے اقتباس۔ ادارہ السحاب ۲۰۰۹ء)

شیخ الاسلام اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی جانب سے لال مسجد آپریشن جاری کردہ بیان میں سے دعاؤں کا ایک انتخاب

''یقیناوزیرستان کے قبائل نے عالمی کفر یعنی امریکہ ،اس کے حلیفوں اور اس کے آلہ کاروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استقامت کے ساتھ ایک تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ایک عظیم کردار جو بڑے بڑے ممالک بھی ادا کرنے سے عاجز رہے۔ان کی ثابت قدمی کا اصل سبب ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اسی پر ان کا توکل ہے۔انہوں نے اللہ ہی کی خاطر عظیم جانی اور مالی قربانیاں دیں۔میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس راہ میں جو کچھ ان سے چھن گیا اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بہتر نعم البدل عطا فرمائے !مسلمان کبھی اہل وزیرستان کا یہ عظیم کردار نہیں بھولیں گے۔نہ ہی علمائے اسلام، قائدین امت اور ابنائے ملت کا یہ خون یونہی رائیگاں جانے دیا جائے گا،جب تک ہمارے جسم وجاں میں خون کا آخری قطرہ تک موجود ہے ۔اللہ تعالیٰ سے دعائے ہے کہ وہ ہمیں یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

اے اللہ !.........اے ہمارے رب!ہمارے جو بھائی اور بہنیں قتل کرڈالے گئے ان کی شہادتیں قبول فرمااور زخمیوں کو اپنے خصوصی کرم سے شفادے۔

اے اللہ !.........ان شہداء کی قبروں کو ان پر کشادہ کردے !ان کا اہل وعیال میں ان کا خلیفہ بن جااور علیین میں ان کے درجات بلند فرما!

اے اللہ !.........بلاشبہ پرویز،اس کے وزراء،اس کے علماء اور اس کی فوج نے افغانستان اور پاکستان میں تیرے اولیاء سے دشمنی لگائی،بالخصوص وزیرستان، سوات،باجوڑ اور لال مسجد میں تو دشمنی کی حد کردی

۔

اے اللہ !........تو ان کی کمر توڑ دے ! ان کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے !ان کی وحدت کو پارہ پارہ کر دے !اے اللہ !. تو ان سے ان کے عزیز و اقارب چھین لے جیسے انہوں نے ہم سے ہمارے عزیز و اقارب چھینے !

اے اللہ !........ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور تجھے ان کی گردنوں پر مسلط کرتے ہیں !

اے اللہ !........ان کی تدبیروں کو انہی کی تباہی کا سبب بنا دے !

اے اللہ !........تو جیسے چاہے ان کے مقابلے میں ہمارے لئے کافی ہو جا!

اے اللہ !........تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے کیوں کہ بلاشبہ وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے !

اے اللہ !........تو ان میں سے ایک ایک کو گن لے !ان کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال ! ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ!

اے اللہ !........ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذا ب سے بچا لے !

اللهم صلی وسلم علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین۔

(لال مسجد آپریشن پر اہل پاکستان کے نام ایک پیغام سے ایک اقتباس۔ ادارہ السحاب ۲۰۰۷ء)

پس!ان تمام حوالہ جات کی روشنی میں اہل پاکستان پر لازم ہے کہ وہ کشمیر و افغانستان جاری جہاد کی مدد و نصرت کرنے کے ساتھ ساتھ فرمان باری تعالیٰ:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾(التوبۃ:۱۲۳)

”اے ایمان والو! لڑو ان کفار سے جو کہ تمہارے ارد گرد ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے“۔

کے مصداق عمومی طور پر دنیا بھر میں اور خصوصی طور پر پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے والوں کی مقدور بھر استطاعت کے مطابق اپنے جانوں، مالوں اور زبانی طور پر بھرپور مدد کریں اور اس راہ میں آنے والی مشکلات و مصائب پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں کیونکہ کسی بھی فرض کی ادائیگی میں مشکلات و مصائب کا سامنا ہو تو اس کا اجر و ثواب بھی کئی گناہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر ایسے شخص کے فتنے سے ہوشیار رہیں جو کہ شعوری یا غیر شعوری طور پر جہاد کو مخصوص علاقوں تک محدود کرنے، علم جہاد بلند کرنے والوں کو گروہوں میں تقسیم کرنے اور خصوصاً عوام الناس کو جھوٹے شبہات اور باطل تاویلات کے ذریعے جہادِ پاکستان کی فرضیت کو ادا کرنے سے روکنے کی کوشش کرے۔

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالاً وَجَاہِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (التوبۃ:۴۱)

”نکلو ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں۔ اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے“۔